سوال

(65) کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہونے پر دوبارہ وضو کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جس کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے تھا تو آپ نے اسے نماز اور وضو دوبارہ کرنے کے متعلق حکم دیا (ابوداؤد) اس حدیث کی صحت کیسی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بایں حالت نماز پڑھتے دیکھا کہ اس کی چادر ٹخنوں سے نیچے تھی، آپ نے فرمایا کہ ''جا اور وضو کر۔'' چنانچہ وہ گیا اور وضو کرکے چلا آیا۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم کیوں دیا؟ آپ نے فرمایا کہ ''وہ اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے کرکے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا ہے جس کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو۔'' [ابوداوٴد، صلوٰة، ٦٣٨، اللباس: ٤٠٨٦، مسند امام احمد، ص: ٧٩، ج ٥]

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ [ضعیف ابوداوٴد، ص: ٥٩، حدیث نمبر: ١٢٤]

اور اس کے ضعف کی وجہ بایں الفاظ بیان کی ہے، کہ اس میں ابوجعفر الانصاری المدنی الموذن راوی مجہول ہے۔ محدث ابن قطان نے اس کی صراحت کی ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''لین الحدیث'' میں لکھا ہے۔ (تقریب) کچھ علما نے وہم کی بنا پر اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ [تعلیق مشکوٰة المصابیح: ٧٢١]

امام منذری رحمہ اللہ اور علامہ ترکمانی رحمہ اللہ نے بھی اس راوی کو مجہول قرار دیا ہے۔ [مختصر سنن ابی داوٴد، ص: ٣٢٤، ج ١]

اگرچہ امام ترمذی نے اس سے مروی ایک حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ [الدعوات: ٣٤٤٨]

لیکن اسے بیان کرنے والا صرف ایک راوی یحییٰ بن ابی کثیر ہے محدثین کے بیان کردہ اصول کے مطابق ایسا راوی مجہول ہوتا ہے جس سے بیان کرنے والا صرف ایک راوی ہو۔ امام نووی رحمہ اللہ نے مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ [ریاض الصالحین، حدیث نمبر: ٧٩٧]

لیکن مذکورہ راوی صحیح مسلم کے راویوں میں سے نہیں ہے کہ اس روایت کو مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا جائے، ان شرائط کی بنا پر یہ روایت ہمارے نزدیک ضعیف ہے، اس لئے قابل حجت نہیں ہے، اگرچہ اسبال ازار سخت ممنوع فعل ہے، اس فعل کے ارتکاب پر وہ شخص اخروی سزا کا حق دار ہوگا اگر صحیح بھی تسلیم کرلیا جائے، تو بھی اسبال ازار کو نواقض وضو

میں شمار کرنا محل نظر ہے، کیونکہ کسی محدث نے اس حدیث سے اس قسم کا مسئلہ مستنبط نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ وضو کرنے کے متعلق غالباً اس لئے کہا کہ بلاشبہ وضو کرنے سے گناہ اور اسباب گناہ، مثلاً: غصہ وغیرہ ختم ہوجاتے ہیں لیکن اسبال ازار نے وضو کی اس فضیلت کو غیر مؤثر کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دوبارہ وضو کی تلقین کر کے اس کوتاہی کی طرف متوجہ کرنا چاہتے تھے جس نے اسے وضو کی اس فضیلت سے محروم کر دیا تھا۔ [واللہ اعلم بالصواب]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:111